

# بھارت پر 2026

## بھارت کی وراثت کا ایک زندہ عکس

جمہوری ملک کے دل میں ثقافت

جیسے ہی بھارت کی 77 ویں یوم جمہوریہ کی پریڈ کی گنج جنوری کی تازہ ہوا میں مددھم ہوئی، دہلی کا تاریخی لال قلعہ قوم کی روح کی ایک زندہ تصویر میں بدل گیا۔



بھارت پر 2026، چھ روزہ قومی ثقافتی اور سیاحتی فیسٹول، جسے وزارتِ سیاحت کی جانب سے منعقد کیا گیا، 26 جنوری سے شروع ہو کر 31 جنوری تک جاری رہا۔ یہ تقریب 2016 سے سالانہ طور پر منعقد ہو رہی ہے اور حاضرین کو بھارت کی متنوع ثقافتی وراثت کے رنگارنگ پہلوؤں میں ڈوبنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

بھارت پر نئی دہلی کے لال قلعے کے سامنے لانزار گیاں پتھ پر یوم جمہوریہ کی تقریبات کے حصہ کے طور پر منعقد ہوتا ہے۔ یہ فیسٹول بھارت کی مالا مال ثقافتی، فنی، خوارک پر مبنی اور روحانی وراثت کا جشن ہوتا ہے اور ساتھ ہی قومی اقدامات جیسے "ایک بھارت، شریش بھارت" اور "دیکھو اپنا دلیش" کو فروغ دیتا ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران، یہ فیسٹول بھارت کے تنوع میں اتحاد اور سیاحت کی صلاحیت کو اجاگر کرنے والا ایک بڑا پلیٹ فارم بن چکا ہے۔



## وندے ماترم کے 150 سال

اس سال کا بھارت پر خصوصی اہمیت کا حامل تھا۔ یہ صرف ایک اور یوم جمہوریہ کی تقریب نہیں تھا، بلکہ ”وندے ماترم“ کے 150 سالہ جشن کی مناسبت بھی تھی، جس کا مطلب ہے ”ماں، میں تجھے نمن کرتا ہوں۔“

بنکم چندر چڑھی لکھا ہوا گیت ”وندے ماترم“ پہلی بار 7 نومبر 1875 کو ادبی جریدے ’بگادرش‘ میں شائع ہوا۔ بعد میں اسے ان کے لازوال ناول ”آنند مٹھ“ (1882) میں شامل کیا گیا اور بعد ازاں رباندرنا تھے ٹیگور نے اسے مو سیقی کے ساتھ پیش کیا۔

یہ موضوع اس انقلابی جذبے کی عکاسی کرتا ہے جس نے جدید بھارت اور آئینی اصولوں کے مطابق تنوع میں اتحاد اور عوایش کی شرکت کے جذبے کو جنم دیا۔



## بھارت کے سفر پر، ایک دور میں ایک پوبلین

اس فیسئول کے احاطے میں، بھارت کا تنوع متعدد پرتوں اور گھرائیوں میں نمودار ہوا۔

**یوم جمہوریہ کی جھانگی: چلتی پھر تی کہانیاں**

اہم کشش کا مرکز 41 یوم جمہوریہ جھانکیوں کی نمائش تھی، جس نے حاضرین کو 26 جنوری کو کرتو یہ پتھ پر چلنے والی بصری کہانیوں کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔

ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور مرکزی وزارتوں کی نمائندگی کرنے والی یہ جھانکیوں نے ثقافتی ورثہ، محولیاتی شعور، جدت اور سماجی ترقی جیسے موضوعات کو اجاگر کیا۔ قریب سے دیکھنے پر، یہ ہر جھانکی دستکاری اور علامتی معنویت کی پرتوں سے بھرپور نظر آتی تھی۔



ثقافتی پرفارمنسز: اسٹچ پر روایت



متعدد اسٹچیز پر فارمنسز نے عوامی اور کلائیکی روایات کو زندہ کیا۔ ریاستی گروپس، ثقافتی اکیڈمیز اور معروف فنکاروں کی جانب سے پیش کی جانے والی رقص کی اقسام، موسیقی کے گروپ اور تھیٹر کی پیشکشیں ہر شام کورنگ و مو سیقی سے بھرپور بناتی رہیں۔

ان کے ساتھ بھارتی مسلح افواج اور نیم فوجی بینڈز کی 22 پرفارمنسز بھی شامل تھیں، جن کی مو سیقی نے ماحول میں ایک جوشیلے حب الوطنی کے جذبے کو پیدا کیا۔

خطوں کا ذائقہ

بھارت کے سفر میں اس کے کھانے کا تجربہ لازمی ہے اور بھارت پر کاشندار فوڈ کورٹ مک کا ایک کھانے کا نقشہ پیش کرتا تھا۔ 60 سے زائد اسٹائلز پر روایتی طریقوں اور مقامی اجزاء کے ذریعے تیار شدہ علاقائی پکوانوں کی نمائش کی گئی اور کھانا پکانے کے براہ راست مظاہرے پیش کیے گئے۔ باجرے پر مبنی پکوان، قبانگی خوراک کی روایات اور معروف علاقائی پسندیدہ کھانے۔ یہ سب اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ جغرافیہ، موسم اور ثقافت کس طرح بھارت کے متنوع کھانے کے منظر نامے کو تنظیل دیتے ہیں۔

حاضرین کے لیے یہ تجربہ صرف کھانے تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ پکوانوں کے ورش، پائیداریت اور علاقائی شناخت کا ایک عملی سبق بھی بن گیا۔



### جب لال قلعے میں فرانس ملا جھار کھنڈ سے

بھارت پر کی ثقافتی تبادلے کی خوبیوں نے اس وقت حقیقت کا روپ اختیار کر لیا جب ایک فرانسیسی شخص نے پہلی بار جھار کھنڈ کے پکوانوں کا تجربہ کیا۔

مہمان نے دھوسکا اور آلو چنا جیسے روایتی کھانے چکھے، جو راچھی کے انسٹی ٹیوٹ آف ہولی مینجنمنٹ کے طلبہ نے شیف ہرے کرشا پودھری کی رہنمائی میں تیار کیے تھے۔

مہمان نے کہا کہ ”ذائقہ، سادگی اور انفرادیت“ نے دل کو چھولیا اور انہوں نے کہا کہ یہ پکوان مقامی ثقافت اور پائیدار خوراک کے طریقوں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

یہ اسٹائل جھار کھنڈ کے بھرپور خوراک کے درمیان کا ایک سفر پیش کرتا تھا، جو قبانگی روایات، دیہی طریقوں اور پائیدار، باجرے پر مبنی کھانوں پر مبنی ہے۔



### دستکاری، کپڑا اور طبیعے

ایک وسیع دستکاری اور پینڈلوم بازار بھی بہت پُر کشش تھا، جس میں ریاستوں، مرکزی وزارتوں، ڈی سی پینڈلی کرافٹس، ڈی سی پینڈلومز اور ٹرائیفیڈ کی جانب سے ترتیب دیے گئے 102 سے زائد اسٹالز شامل تھے۔ یہاں حاضرین کو ہاتھ سے بننے ہوئے کپڑے، دھاتی کام، لکڑی کی دستکاری، مصوری اور زیورات دیکھنے کو ملے۔ جن میں سے ہر ایک نسل در نسل منتقل ہونے والی مہارت اور شفاقتی یاد کا امین تھا۔

اس کے ساتھ ساتھ، 34 ریاستی اور مرکزی کے زیر انتظام علاقوں کے سیاحتی پولیسیں اور 24 مرکزی وزارتوں کے اسٹالز نے علاقائی سیاحتی مقامات، شفاقتی سرکش اور عوامی اقدامات پیش کیے۔ یہ مقامات کہانی سنانے اور عوامی رابطے کا حصہ امتحان تھے، جہاں اسٹرائکٹو اور بصری نمائشوں کے ذریعے حاضرین کو بھارت کے متنوع مناظر اور حکمرانی کی کوششوں سے روشناس کرایا گیا۔



ایسی ثقافت جو شرکت کو متوجہ کرتی ہے

بھارت پر کو اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ یہ ایک انٹر ایکٹو فیسٹوول اور اس سال کے ایڈیشن میں ہر عمر کے حاضرین کی بھرپور شرکت کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ بچوں کے لیے مخصوص زون، ثقافتی کوزر، گلڈنائلک (انٹریٹ پلے) اور مختلف شرکتی سرگرمیوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ حاضرین میں حص تماشائی بن کر رہیں۔ اس کے بجائے، انہوں نے ثقافت کو ایک ایسی چیز کے طور پر محسوس کیا جو پر اثر ہو اور اس میں سب کی شرکت بھی ہو۔ یہ وہ انداز تھا جو نسل در نسل ثقافتی شعور کو فروغ دینے کے فیسٹوول کے مقصد سے ہم آہنگ تھا۔



ڈیجیٹل نمائشوں اور منتخب گیلریوں نے روایت اور شکنالوجی کے درمیان فاصلے کو بھی پاٹ دیا، جس سے وراثت اپنی گہرائی برقرار رکھتے ہوئے نوجوان نسل کے لیے زیادہ قابلِ رسائی بن گئی۔

بھارت پر 2026 میں، دیہی صحت تربیتی مرکز، نجف گڑھ نے سی پی آر (سی پی آر) کے عملی مظاہروں، آیورویدک اور احتیاطی صحت سے متعلق مشاورت، کوتزار اور ”ابنی آشا کو پہچانے“ گوشے کے ذریعے حاضرین کو متحرک کیا اور عوامی صحت سے متعلق آگاہی کو فروغ دیا۔ اسی دوران، نیشنل سائنس سینٹر کی انٹر ایکٹو سائنسی نمائش نے عملی تجربات اور ڈیجیٹل ڈسپلے کے ذریعے بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کیا اور سائنس کو عام فہم اور دلچسپ انداز میں پیش کیا۔



زمین سے ابھرتی آوازیں

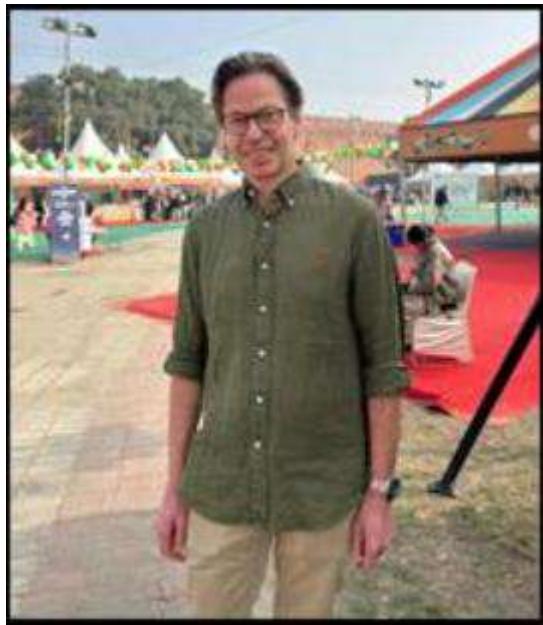
ٹرائیفیڈ (ٹی آر آئی ایف ای ڈی) کے زیر اہتمام ایک اسٹال پر رکس رنگ ڈی مومن (عمر 26 سال) خاموش مگر پر اعتماد اند از میں اپنے سامان کے پیچے کھڑے تھے۔ وہ میگھالیہ کے ضلع دیست گارو ہلز کے شہر تورا سے تعلق رکھتے ہیں اور قبائلی نوجوان کارو باریوں کی اُس نئی نسل کی نمائندگی کرتے ہیں جو کمیونٹی کے اجتماعی علم میں جڑی روایات کو آگے بڑھا رہی ہے۔

مومن کے مطابق، چائے محض ایک پیداوار نہیں بلکہ میگھالیہ کی قبائلی برادریوں کی روز مرہ زندگی کا حصہ ہے، جو جنگلاتی روایات اور اجتماعی محنت سے تشكیل پاتی ہے۔ بھارت پر وہ میں شرکت نے انہیں ایک ایسی چیز فراہم کی جو اپنے علاقے میں شاذ و نادر ہی میسر آتی ہے اور وہ ہے نمائش اور پہچان۔

ایسے پلیٹ فارم دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان اور حاشیے پر موجود لوگوں کو قومی سطح پر جگہ فراہم کرتے ہیں، جہاں وہ اپنی کہانیاں خود بیان کر سکتے ہیں اور رواشت پر بنی روز گار کے ذریعے وقار اور موقع حاصل کر سکتے ہیں۔



ڈنمارک سے تعلق رکھنے والے 59 سالہ ماہر امراض قلب جیکب مولر کو یہ فیسٹول تقریباً اتفاقاً دیکھنے کا موقع ملا۔ بھارت پہنچنے کے محض آٹھ گھنٹے بعد وہ لال قلعہ دیکھنے کے لیے پرانی دہلی کی طرف نکلے اور خود کو بھارت پر وکی دھنوں اور رنگوں کے درمیان پایا۔



انہوں نے کہا کہ ان کا تعلق "ایک بہت ہی چھوٹے ملک" سے ہے اور یہی سبب ہے کہ اتنے بڑے فیسٹول کو دیکھ کر انہیں بڑی حیرت ہوئی۔  
مرکزی استھ پر ہونے والی پرفارمنسز نے سب سے پہلے ان کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔

کھانے پینے کے اشالز کو دیکھنے کے شوق میں، وہ اپنے ارد گرد موجود تنوع کو تجسس اور قدردانی کے ساتھ محسوس کرتے رہے۔

دہلی کے رہنے والے آرین کرن سنگھ (عمر 26 سال) کے لیے بھارت پر ایک ایسا تجربہ ثابت ہوا جس سے وہ ماںوس بھی تھے اور یہ بالکل نیا بھی تھا۔ انہیں اس فیسٹول کے بارے میں انسٹاگرام کے ذریعے معلوم ہوا تھا، مگر لال قلعے کے احاطے میں قدم رکھتے ہی ان کا تجسس حیرت میں بدلتا گیا۔ دارالحکومت میں پوری زندگی گزارنے کے باوجود، آرین کا کہنا تھا کہ اس فیسٹول نے انہیں ایک ہی جگہ پر کئی ریاستوں کی شافتیں سے روشناس ہونے کا موقع دیا۔ یہ ایک ایسا تجربہ تھا جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی اتنی شدت کے ساتھ محسوس نہیں کیا تھا۔



انہیں سب سے زیادہ جس چیز نے متناہر کیا وہ یوم جمہوریہ کی جھانکیوں کی نمائش تھی۔ ان کا کہنا تھا، ”میں نے کبھی 26 جنوری کی پریڈ نہیں دیکھی، لیکن یہاں لال قلعے کے سامنے میں ان جھانکیوں کو دیکھ کر میرے دل میں حب الوطنی کا گہرا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔“ یہ تجربہ جتنا جذباتی تھا اتنا ہی محسوس بھی تھا۔ وہ ریاستی اسٹالز پر لافٹنگ اور فلٹر کافی سے لطف اندوڑ ہوئے اور انہوں نے خود کو بھارت کے تنوع کا جشن مناتے ہوئے پایا۔ کسی مجرد تصور کے طور پر نہیں، بلکہ ایک ایسی حقیقت کے طور پر جسے وہ محسوس اور چھو سکتے تھے۔

### جمہوری ملک کا اظہار فیسوں

بنیادی طور پر، سالانہ بھارت پر واس حقیقت کی یاد دہانی ہے کہ بھارت کی طاقت صرف اس کے اداروں میں نہیں، بلکہ اس کے عوام اور ان کی روایات میں مضمون ہے۔ لال قلعے کے سامنے—جو آزادی اور جمہوریت کی علامت سمجھا جاتا ہے—یہ فیسوں خود جمہوریہ کا ایک زندہ اظہار بن جاتا ہے۔

بھارت پر وحاضرین کو ”بھارت کے تصور“ کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کرتا ہے، اس کی متنوع آوازوں کو سننے کا موقع دیتا ہے اور انہیں ملک کی مشترکہ ثقافتی و راثت سے ایک نئے اور گھرے ربط کے احساس کے ساتھ واپس لوٹنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

31 جنوری 2026 کو منعقد ہونے والی اختتامی تقریب اس فیسوں کا شایان شان اختتام ثابت ہوئی، جس میں نائب صدر جمہوریہ ہند نے بطور مہماں خصوصی شرکت کی اور اس پلیٹ فارم کی قومی اہمیت کو اجاگر کیا۔

بھارت پر وہ 2026 اختتام پذیر ہو گیا اور اس نے حاضرین کے لیے صرف یادیں ہی نہیں چھوڑیں، بلکہ اس نے بھارت کے تصور سے ایک گہرا تعلق بھی عطا کیا جو ایک ایسا تصور ہے جو بے شمار شخصیتوں، روایات اور اجتماعی فخر سے تشکیل پایا ہے۔

### حوالے

- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2218525&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2218957&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2219507&reg=3&lang=1>
- <https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2219961&reg=3&lang=1>
- <https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2025/nov/doc2025116686201.pdf>

پڑی ایف دیکھنے کے لئے یہاں ملک کریں